غزل

از

(جناب رعنا جگی)

ناگہاں یورش آفات ہوئی جاتی ہے
زندگی مرگ مفاجات ہوئی جاتی ہے

عقل بھی موجب آفات ہوئی جاتی ہے
روشنی باعث ظلمات ہوئی جاتی ہے

ان سے اب ترک ملاقات ہوئی جاتی ہے
جو نہ ہونا تھی وہی بات ہوئی جاتی ہے

کچھ تمھیں اپنے تغافل کی خبر ہے کہ نہیں
بے رخی پرسش حالات ہوئی جاتی ہے

دل کی دھڑکن بھی سکوت نگہ شوق میں ہے
ہم ہیں خاموش مگر بات ہوئی جاتی ہے

حادثات غم دوراں کو دعا دیتا ہوں
کم سے کم زیست خوش اوقات ہوئی جاتی ہے

عشرت گردش پیمانہ بھی فرط غم سے
تلخی گردش حالات ہوئی جاتی ہے

اب نہ وہ جام و سبو ہیں نہ وہ مے کش ساقی
منتشر بزم خرابات ہوئی جاتی ہے

مانگتا ہوں کبھی جینے کبھی مرنے کی دعا
زندگی حرف مناجات ہوئی جاتی ہے

شکریہ پرسش احوال کا اے چشم کرم
جی رہا ہوں بسر اوقات ہوئی جاتی ہے

اشک امڈ آتے کسی حادثۂ غم کے بغیر
بے گھٹا آج تو برسات ہوئی جاتی ہے

اب وہ سرمستی و وارفتگیٔ حال کہاں
زندگی تابع حالات ہوئی جاتی ہے

ایک وہ رات بھی جن کی ہے سحر کی صورت
ایک ہم جن کی سحر رات ہوئی جاتی ہے

ضبط غم بھی ہے اک اعلان محبت رعنا
چپ ہوں مشہور مگر بات ہوئی جاتی ہے